

یہ شفق کی سرخی میں زیادہ گہرائی اور دلاویزی نظر آتی ہے۔ یہ دوسری موج ہوئی
 تیسری موج صبا کی، جو موسم کی قدرت کم ہو جانے کے باعث زیادہ خوشگوار بن جاتی
 ہے اور چوتھی موج یعنی موج شراب کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ ہر طرف خوشی کا
 جو طوفان اُٹا ہوا ہے، یہی چار موجیں اس کے خاص اجزاء ہیں۔

۴۔ لغات : روحِ نباتی : قوتِ نامیہ، جس سے تمام نباتات میں نشوونما

کار فرما ہے۔

جگر تشنہ ناز : لفظی معنی وہ شے، جس کا جگر ناز کا پیاسا ہو، یعنی لہلہانے
 کے لیے بیتابی و بقراری۔

دمِ آبِ بقا : آبِ حیات کا گھونٹ۔

تشریح : نباتات میں نشوونما کی جو قوت ہے، وہ اس لیے بیتاب ہے کہ
 جلد سے جلد بڑھے اور لہلہانے لگے۔ موجِ شراب اس کی بقراری دُور کرنے کی غرض
 سے آبِ حیات کے گھونٹ پلا پلا کے تسکین و اطمینان کا سامان بہم پہنچا رہی ہے۔
 مطلب یہ ہے کہ روحِ نباتی لہلہانے اور اکھیلیاں کرنے کے لیے جس قدر
 مضطرب ہے، موجِ شراب اسے آبِ بقا پلا پلا کر تسکین دے رہی ہے یعنی مست
 کر رہی ہے۔ گویا شاعر کے نزدیک ایک طرف حسن میں آب و تاب پیدا کرنے کا موجب
 ہے، دوسری طرف یہ برسات کے موسم کا لازمہ ہے۔

مولانا طباطبائی فرماتے ہیں کہ قوتِ نامیہ :

”انسان میں بھی ہے، مطلب یہ ہے کہ ہم میں شراب سے جو امنگ
 اور جوش پیدا ہوتا ہے، وہ قوتِ نامیہ کی حرکت سے ہے، یعنی شراب
 قوتِ نامیہ کے حق میں وہ کام کرتی ہے، جو کام کہ بارش نباتات کے حق
 میں کرتی ہے اور ناز سے یہاں اینٹنا اور تننا مقصود ہے، جو لازمِ فخر و ناز
 سے اور نشوونما کے خواص سے ہے۔“

۵۔ تشریح : شراب کی موج انگور کی بیل کی رگوں میں خون بن کر دوڑ رہی،